

بیکاری کا مستقبل: سمٹ۔ میریٹ کراچی، 12 نومبر 2025ء

جناب آصف پیر، سی ای او، سسٹمز لمیٹڈ

بینکوں کے صدور اور سی ای او

معزز مہمانان، خواتین و حضرات!

السلام علیکم اور صبح بخیر!

آپ سب کے ساتھ آج یہاں پر موجودگی میرے لیے باعثِ مسرت ہے۔ میں ”پاکستان میں بیکاری کے مستقبل پر سمٹ“ کے انعقاد پر سسٹمز لمیٹڈ کو مبارکباد دینا چاہوں گا۔ ایسی تقریبات فکری قائدین اور صنعتی ماہرین کو خیالات کے تبادلے، عالمی رجحانات سے سیکھنے، اور پاکستان کے مالی شعبے کے forward-looking vision کی تشکیل کے لیے بہترین پلیٹ فارم مہیا کرتی ہیں۔

جیسا کہ تقریب کا موضوع ہے، میں مالی خدمات کی صنعت کے مستقبل کو نئی صورت دینے والی ٹیکنالوجی کی پیش رفت پر اظہارِ خیال کروں گا۔ میں مالی خدمات کی صنعت میں ڈیجیٹائزیشن کے بارے میں اسٹیٹ بینک کے وژن پر بھی بات کروں گا، اور اس ضمن میں ہمیں جو کامیا بیاں ملی ہیں، ان کو بھی اجاگر کروں گا۔ تقریر کے آخر میں، میں ٹیکنالوجی اپنانے اور جدت طرازی کے حوالے سے آپ کی صنعت سے اپنی توقعات کا بھی ذکر کروں گا، جس سے ہمیں خود کو مستقبل سے ہم آہنگ کرنے میں مدد ملے گی۔

خواتین و حضرات!

Computing power، ٹیلی مواصلات اور ڈیٹا اینالٹکس کے شعبوں میں آنے والی جدت طرازی ہماری زندگی کو اور کام کرنے کے طریقوں کو یکسر بدل رہی ہے۔ جدید algorithms کے ذریعے وسیع ڈیٹا کے مجموعوں کو بروقت پروسس کیا جا رہا ہے، جس سے رویوں، ضروریات اور solutions کے متعلق فوری آگاہی حاصل ہو رہی ہے۔

دنیا بے مثال رفتار سے بدل رہی ہے، اور اس تبدیلی کا اہم محرک ٹیکنالوجی ہے۔ اس ترقی نے ہمارا طرز زندگی بدل دیا ہے، ایک طرف ہم کس طرح communicate کرتے اور سیکھتے ہیں، اور دوسری طرف ہم کس طرح کماتے اور خرچ کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر چیز بدل گئی ہے۔ کام کرنے کی جگہیں ڈیجیٹل ہوتی جا رہی ہیں، پیشوں میں ارتقاء ہو رہا ہے اور ہر روز نئے مواقع پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ ڈیجیٹل مستقبل اب محض تخیل نہیں رہا، بلکہ حقیقت کا روپ دھار چکا ہے۔

مالی خدمات بھی تیزی سے بدل رہی ہیں اور ارتقاء پذیر ہیں۔ محفوظ بائیومیٹرک توثیق کی مدد سے موبائل فون کو مالی خدمات کے بنیادی گیٹ وے کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ نئے زمانے کے صارفین سادہ، محفوظ اور بلا تعطل بینکاری خدمات کی توقع رکھتے ہیں۔ ایسی خدمات جو ہر جگہ اور ہر وقت دستیاب رہیں۔ سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے بھی personalized اور فوری engagement کی توقعات کو نئی شکل دی ہے۔ مصنوعی ذہانت، بگ ڈیٹا اینالیٹکس، اور فائبرجیٹنگ کی ویٹی سے بھی اس بات کی نئی نئی صورتیں پیدا ہوں گی کہ مالی ادارے کس طرح کام کریں اور صارفین سے interact کریں۔ اس طرح نہ صرف کارکردگی اور صارف کا تجربہ مزید بہتر ہوگا، بلکہ پاکستان کے مالی نظام میں شمولیت اور جدت طرازی کی بھی نئی راہیں کھلیں گی۔

اب یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ مالی خدمات کی فراہمی صرف روایتی بینکوں تک کیوں محدود ہے؟ آج وسیع computational power، ذہین الگورتھم اور ڈیٹا کے large sets تک رسائی رکھنے والے ادارے مالی شعبے میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان میں نہ صرف بڑی ٹیک فرمیں شامل ہیں، بلکہ مستعد Fintechs اور جدت پسند نئی فرمیں بھی شامل ہیں۔ یہ سب ادارے مل کر مالی مصنوعات کی ڈیزائننگ، ان کی فراہمی، اور ان کے تجربے کے حوالے سے نئی تعریف وضع کر رہے ہیں۔

یہ تبدیلیاں روایتی مالی شعبے کے لیے ایک طرف مواقع، تو دوسری طرف ان کے وجود کے لیے چیلنج، دونوں لائی ہیں۔ کلاؤڈ کمپیوٹنگ، مصنوعی ذہانت، distributed ledger کی ٹیکنالوجیوں اور موبائل پلیٹ فارموں کے پھیلاؤ کے باعث بینکوں، ٹیکنالوجی فرموں اور service providers کے

درمیان سرحدیں دھندلا رہی ہیں۔ نئے تقاضوں سے ہم آہنگ رہنے کے لیے مالی اداروں کا ارتقا ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے اپنی ٹیکنالوجی کو اپ گریڈ کرنا، عالمی معیارات اختیار کرنا، کاروباری ماڈلز میں تنوع لانا اور صارفین کے تحفظ اور ڈیجیٹل آگاہی میں سرمایہ کاری کرنا شامل ہیں۔ مستقبل میں وہی ادارے سبقت لے جائیں گے جو نئے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں گے، باہم اشتراک کریں گے اور تیز رفتاری سے بامقصد جدت طرازی کر سکیں گے۔

خواتین و حضرات!

خود اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو مالی خدمات کے دیگر ضابطہ ساز اداروں کے ساتھ تیزی سے بدلتے منظر نامے کے تقاضوں کے مطابق ارتقا کرنا چاہیے۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران اسٹیٹ بینک نے مالی شعبے میں ٹیکنالوجی اپنانے کی حوصلہ افزائی کے لیے خاصے اقدامات کیے ہیں۔ ان اقدامات میں ریٹیل اور بڑی مالیت دونوں کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی اپ گریڈیشن، اور ڈیجیٹل بینکوں، الیکٹرانک منی اور ادائیگی کے اداروں کے لیے سازگار ضوابط متعارف کرانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے ہمارے مالی نظام کو سائبر خطرات اور آپریشنل مسائل سے تحفظ دینے کے اقدامات کیے ہیں اور اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ مضبوطی اور اعتماد بھی جدت طرازی سے ہم آہنگ رہے۔

گذشتہ چند برسوں کے دوران ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ ڈیجیٹل بینکاری ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے ٹرانزیکشنوں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا۔ مالی سال 25ء کے دوران ہمارے بینکاری اور ادائیگی کے ذرائع نے تقریباً 9.1 ارب ٹرانزیکشن پروسیس کیں: ان میں سے 68 فیصد ٹرانزیکشن موبائل ایپس سے ہوئیں، جبکہ 5 فیصد اور 3 فیصد ٹرانزیکشن بالترتیب کارڈز اور انٹرنیٹ بینکاری پورٹل کے ذریعے انجام دی گئیں۔ صرف 12 فیصد ٹرانزیکشن براؤنچ جاکر اور مزید 12 فیصد اے ٹی ایم سے کی گئیں۔ دوسری جانب، مالیت کے لحاظ سے 612 ٹریلین روپے بینکاری ذرائع سے پروسیس کیے گئے، جس میں سے 70 فیصد مالیت براؤنچ جاکر زیادہ تر چیک اور نقد رقوم سے انجام پائیں۔ مالیت کا 16 فیصد موبائل ایپس سے اور مزید 6 فیصد انٹرنیٹ بینکاری پورٹل پر مشتمل ہے۔

پچھلے سال، ہمارے بینکاری نظام سے ڈیجیٹل طور پر انجام پانے والی ریٹیل ٹرانزیکشن کی تعداد 44 فیصد بڑھ گئی جبکہ ڈیجیٹل لین دین کی مالیت میں 56 فیصد اضافہ ہوا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام صارفین اپنا روزمرہ لین دین زیادہ تر موبائل ایپس سے کر رہے ہیں۔ تاہم، بڑی مالیت کی ادائیگیاں روایتی ذرائع، جیسے چیک اور برانچ کے ذریعے کی جاتی ہیں۔

تشویش کا ایک اور پہلو زیر گردش کرنسی کی بڑی مالیت ہے، جو تقریباً 10.5 ٹریلین روپے ہے، یعنی ہماری جی ڈی پی کا تقریباً 8.5 فیصد۔ زیر گردش کرنسی کا انحصار اگرچہ متعدد عوامل پر ہوتا ہے، جن میں ٹیکس کی پالیسیاں اور بینک ڈپازٹس پر نفع وغیرہ شامل ہے، تاہم اسٹیٹ بینک سمجھتا ہے کہ لین دین کے لیے ڈیجیٹل ذرائع کا استعمال آسان اور قابل بھروسہ بنادیا جائے تو معیشت کو مجموعی طور پر ڈیجیٹل بنانے اور نقد لین دین کے ایک بڑے حصے کو دستاویزی شکل دینے میں مدد مل سکتی ہے۔ توقع ہے کہ مالی سال 26ء میں مالی صنعت 15 ارب سے زیادہ لین دین کو ڈیجیٹل طور پر پروسیس کرے گی۔

خواتین و حضرات،

اب مجھے اسٹیٹ بینک کے وژن پر گفتگو کرنی ہے جس کا تعلق مالی خدمات کی صنعت کی ڈیجیٹائزیشن سے ہے، تاکہ صارف کو استعمال میں آسان اور قابل بھروسہ ڈیجیٹل خدمات فراہم کی جائیں۔

سب سے پہلے، ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا ڈیجیٹل ادائیگیوں کا انفراسٹرکچر جدید ترین ہو اور مکمل طور پر interoperable بھی ہو، تاکہ صارفین اور کاروباری اداروں کو رقوم کی ادائیگی اور وصولی فوری ہو سکے۔ اس وژن کی ایک علامت 'راست' ہے جو ہمارے سرکاری ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کا سب سے اہم جزو ہے۔ 'راست' کا آغاز اور اس میں مسلسل توسیع، نہ صرف آلہ ادائیگی (سوچ) کے طور پر بلکہ ایک بنیادی قومی انفراسٹرکچر کی حیثیت سے بھی سنگ میل ہے۔ 'راست' شہریوں، کاروباری اداروں اور سرکاری اداروں کو بروقت، محفوظ اور کم لاگت لین دین میں مدد دیتا ہے۔ 'راست' لین دین میں رکاوٹیں دور کر کے اور رسائی کو وسیع کر کے اسٹیٹ بینک کے وژن میں معاون بنتا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ادائیگیوں کا جدید ایکو سسٹم جغرافیے،

آمدنی یا ادارہ جاتی وابستگی سے قطع نظر ہر ایک پاکستانی کی دسترس میں ہو۔ وزیراعظم پاکستان نے بھی معیشت دستاویزی اور اسے بے نقد (کیش لیس) بنانے کے حوالے سے ’راست‘ کو اپنی حکمت عملی کی بنیاد قرار دیا ہے۔ اب تمام سرکاری خدمات کو ’راست‘ پر منتقل کیا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نجی شعبہ بھی تیزی سے اس کو اپنا رہا ہے۔

بینکاری اور ادائیگیوں کی صنعت کے لیے میرا پیغام یہی ہے کہ وہ سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں اپنے صارفین کے لین دین کی ڈیجیٹائزیشن کی رفتار بڑھائیں۔ اسٹیٹ بینک اپنے شرکا کو ’راست‘ نظام مفت فراہم کر رہا ہے، اور امید رکھتا ہے کہ بینک اور دیگر اسٹیک ہولڈر اسے اپنائیں گے۔

ہم ٹیکنالوجی پر مبنی اختراعی کمپنیوں کی آمد کی حوصلہ افزائی کے لیے اپنی مالی خدمات کی صنعت کو وسیع کرنا چاہتے ہیں۔ دو ڈیجیٹل بینک کمرشل سرگرمیوں میں مصروف عمل ہو چکے ہیں، نیز ایک اور بینک بہت جلد فعال ہو جائے گا۔ مزید برآں، چھ ای ایم آئیز اور چھ ادائیگی کے ادارے کمرشل طور پر فعال ہیں، اور دیگر چند ادارے مارکیٹ میں داخلے کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔ توقع ہے کہ ڈیجیٹل طور پر فعال ہونے والے یہ نئے ادارے سستی مالی خدمات دیں گے، مصنوعات میں جدت لانے کی حوصلہ افزائی کریں گے اور پاکستانی عوام کے لیے صارف دوست انٹرفیس فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ ہمیں آج پست مالی شمولیت اور ڈیجیٹائزیشن جیسے مسائل کا سامنا ہے جن کو حل کرنا ان نئے اداروں کے لیے انتہائی اہم ہو گا۔ ڈیجیٹل بینکاری میں آنے والی ہر ایک جدت کو مالی شمولیت، آپریشنل کارگردگی اور عوامی بھروسے میں بدلنا ہمارا نصب العین ہے۔ خواہ ایک چھوٹا کسان ہو، جو رقم فوری وصول کرنا چاہتا ہو، یا کوئی خاتون آجر (entrepreneur) جو اپنے کاروبار کو بڑھانے کے لیے قرضے تک رسائی چاہتی ہو، یا کوئی ایسا گھرانہ جو رقم کو محفوظ رکھنا چاہتا ہو۔

دوم، مالی خدمات کی صنعت بالخصوص بینکوں کو چاہیے کہ وہ ’اوپن فنانس‘ (Open Finance) کو اپنانے کے لیے سازگار ماحول پیدا کریں۔ اوپن بینکاری تیسرے فریق (تھرڈ پارٹی) کے ساتھ بینکاری ڈیٹا کے رضاکارانہ تبادلے کو کہتے ہیں، جس کا مقصد صارفین کے لیے اختراعی طریقے تشکیل دینا

ہے۔ اس میں ادائیگی کے عمل کا آغاز کرنے والی خدمات بھی شامل ہیں، جو فریق ثالث کے توسط سے رضاکارانہ ادائیگی شروع کرتی ہیں۔ 'اوپن بینکاری' کا بنیادی اصول یہ ہے کہ صارف اپنے ڈیٹا کا مالک ہے اور مالی ادارے اس معلومات کے محض نگہبان ہیں۔ لہذا، صارف کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ تھرڈ پارٹی سے خدمات لینے کے لیے اپنا ڈیٹا استعمال کرے۔ اسٹیٹ بینک توقع رکھتا ہے کہ 'اوپن بینکاری' کے تحت تیز تر ادائیگیوں سے معیشت کی صارف دوست ڈیجٹائزیشن کا نیا دور شروع ہو گا۔

پاکستان بینکنگ ایسوسی ایشن کا بنایا ہوا ایک اور اہم منصوبہ 'ای-کے وائی سی' کا ہے، اس کا انتظام بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ 'ای-کے وائی سی' پلیٹ فارم کا آغاز کر دیا گیا ہے اور فی الحال آٹھ بینک اپنے صارفین کا ڈیٹا پلیٹ فارم پر ڈال رہے ہیں۔ اس پلیٹ فارم سے استفادہ کرتے ہوئے، جلد ہی مزید 15 بینک بھی اپنے صارفین کے ڈیٹا کا تبادلہ کر سکیں گے۔ میں پاکستان بینکنگ ایسوسی ایشن پر زور دیتا ہوں کہ وہ تمام بینکوں کو اس پلیٹ فارم پر فعال کرے اور مالی ایکوسیستم کے دیگر فریقوں تک بھی 'ای-کے وائی سی' کے اشتراک کو توسیع دے۔ اس طرح صارف اور کاروباری اداروں کی آن بورڈنگ کا سفر آسان اور تیز تر بنانے میں سہولت ملے گی۔

سوم، ہم اپنے ادائیگی کے نظاموں کو دیگر دوست ممالک کے نظام کے ساتھ مربوط کرنا چاہتے ہیں تاکہ آنے والی ترسیلات کے بہاؤ اور تجارت اور سیاحت سے متعلق ٹرانزیکشنز کو آسان بنایا جاسکے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ رقوم کی منتقلی تقریباً ہاتھ کے ہاتھ (ریئل ٹائم) ہو، اس کے ساتھ ساتھ کم لاگت اور محفوظ بھی ہو۔ ادائیگی کے نظاموں کی یکجائی کے لیے انڈسٹری کو بین الاقوامی معیارات اپنانے کی ضرورت ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان پہلے ہی ISO 20022 میسجنگ اسٹینڈرڈ اپنا چکا ہے، جو کہ اس کے ریٹیل اور بڑی ادائیگی کے نظاموں 'راست' اور PRISM plus دونوں کے لیے ہے، اس طرح ہم ادائیگی کے دیگر نظاموں سے ہم آہنگ ہو چکے ہیں اور ہموار طریقے سے یکجائی یقینی ہے۔

چہارم، اگر ہم چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ڈیجیٹل مالی خدمات سے استفادہ کریں تو اس کے لیے لازمی شرط یہ ہے کہ صارفین کا اس پر اعتماد قائم کیا جائے۔ جیسے جیسے ادائیگی کا حجم ڈیجیٹل ذرائع کی طرف منتقل ہوگا، مضبوط سائبر سیکیورٹی اور فراڈ سے تحفظ کی ضرورت بھی بڑھتی جائے گی۔ صارفین کو یہ اعتماد ہونا چاہیے کہ مالی نظام محفوظ ہے اور ان کے فنڈز اور ڈیٹا کے تحفظ کے لیے حفاظتی اقدامات موجود ہیں۔ محض ایک واقعہ صارفین کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا سکتا ہے، لہذا فراڈ کا اتدارک، نگرانی اور فوری رد عمل ضروری ہیں۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان اپنے ریگولیٹری سائبر سیکیورٹی فریم ورک کو مضبوط بنانے کے لیے سرگرم عمل رہتا ہے اور اداروں سے بھی توقع رکھتا ہے کہ وہ مضبوط اور قابل اعتماد انفراسٹرکچر، مسلسل نگرانی کے کمیزم اور صارفین کی آگاہی کے پروگراموں میں سرمایہ کاری کریں۔ انڈسٹری کو سائبر سیکیورٹی کے خطرات کے ساتھ ساتھ فراڈ اور Scams کی روک تھام کو ترجیح دینی چاہیے اور تنازعات کے آن لائن حل کے کمیزم اور ذمہ داری کے فریم ورک کی صارفین کو مسلسل دستیابی یقینی بنانی چاہیے۔

Large and Small Language Models کے سامنے آنے کے ساتھ ساتھ Retrieval-Augmented Generation یا RAGS نہ صرف ہماری افرادی قوت اور انسانی پیداواریت کا معیار بڑھا رہے ہیں بلکہ یہ Agentic AI جیسے جدید نظام کی تشکیل کا سبب بھی بن رہے ہیں۔ AI میں اختراعات ہماری انڈسٹری کے لیے زبردست امکانات رکھتی ہیں: چاہے اس کا تعلق صارفین کے تحفظ کے مسائل سے نمٹنے سے ہو یا ہماری compliance اور رسک مینجمنٹ کی افادیت کو بڑھانے سے۔ بینکوں اور دیگر مالی اداروں کو ان نئی ٹیکنالوجیز میں اس طرح سرمایہ کاری کرنی چاہیے کہ وہ مصنوعات کی تیاری، کسٹمر سپورٹ اور compliance سے متعلق اپنی صلاحیتیں جدت دوست ماحول میں ذمہ داری کے ساتھ بڑھا سکیں۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ AI کے فوائد کے ساتھ کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں: اسٹیٹ بینک آف پاکستان مالی خدمات میں معتبر اور شفاف طریقے سے AI کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے پر عزم ہے۔ AI کا استعمال منصفانہ، ذمہ دارانہ اور صارف کے تحفظ، پرائیویسی، اور اخلاقی نظم و نسق کے اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔

اور آخر میں، اسٹیٹ بینک جدت طرازی کو فروغ دینے اور Innovators، طلبہ اور انڈسٹری تک رسائی بڑھانے کا خواہاں ہے۔ اس سلسلے میں، اسٹیٹ بینک آف پاکستان اپنا Innovation Hub شروع کرنے کے آخری مراحل میں ہے، جو انڈسٹری کے لیے دلچسپ پیش رفت لے کر آئے گا۔ اس حوالے سے، اسٹیٹ بینک نے اپنے ریگولیٹری سینڈ باکس (Regulatory Sandbox) کے پہلے گروپ کا آغاز کیا ہے۔ یہ پہلا گروپ پاکستان میں ترسیلات زر لانے کے نئے طریقوں، اوپن بینکنگ اور تاجروں کی آن بورڈنگ کے جدید طریقے تلاش کرنے میں مصروف ہے۔ یہ شراکتی حکمت عملی innovators کو ایک منظم ماحول میں نئے خیالات آزمانے کا موقع دے گی جبکہ صارفین کے تحفظ اور ضوابط کی تعمیل کو بھی یقینی بنایا جاسکے گا۔

خواتین و حضرات،

آج پاکستان ایک اہم دور ہے پر کھڑا ہے، عالمی سطح پر تبدیلی کی رفتار سے ہم آہنگ ہونے اور ایک ایسا مالی نظام تشکیل دینے کے لیے تیار ہے جو شہریوں کو باختیار بنائے اور پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے مالی شمولیت کو فروغ دے۔ گزشتہ چند برسوں میں، انڈسٹری نے ڈیجیٹل مالی خدمات کی ایسی مصنوعات تیار کی ہیں جن کی بدولت ڈیجیٹل مالی خدمات کے استعمال میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ بینک اور فن ٹیک کمپنیاں صارفین کے تجربے کو آسان بنانے کے لیے مصنوعات متعارف کر رہی ہیں، Interoperability کو بہتر بنا رہی ہیں، اور خدمات تک mobile first access کے ذریعے وہ سہولتیں فراہم کر رہی ہیں جو کبھی بینک کی شاخوں پر جا کر خود ہی لی جاسکتی تھیں۔ آج صارفین موبائل ایپس کے ذریعے اکاؤنٹس کھول سکتے ہیں، ادائیگیاں کر سکتے ہیں، قرض کے لیے درخواست دے سکتے ہیں اور اپنے finances کو منیج کر سکتے ہیں۔

اپنی تقریر کے اختتام پر، میں اس بات پر زور دینا چاہوں گا کہ پاکستان میں ڈیجیٹل مالی خدمات ایک اہم ارتقائی مرحلے سے گزر رہی ہیں۔ ہمارے ملک کے پاس وہ صلاحیت، انفراسٹرکچر اور وژن موجود ہے جو جدت اور شمولیت کو فروغ دینے والے مالی نظام کے قیام کے لیے ضروری ہے۔ ریگولیٹرز، بینک، فن ٹیک کمپنیاں، پالیسی ساز، اور نجی شعبہ سب مل کر باہمی تعاون کے ذریعے ایسا مستقبل تعمیر کر سکتے ہیں جہاں ہر پاکستانی اعتماد کے ساتھ ڈیجیٹل معیشت میں شریک ہو سکے۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ پاکستان ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کے دہانے پر ہے۔ مالی خدمات کی صنعت میں اپنے قائدانہ کردار کے

سبب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس ٹرانسفارمیشن کو ایک مقصد اور وزن کے ساتھ آگے بڑھائیں۔ آئیے، ہم ٹیکنالوجی کی طاقت اور ڈیٹا کی insights سے استفادہ کرتے ہوئے ایسی مالی سہولتیں تیار کریں جو تمام صارفین کی ضروریات کو پورا کریں۔ ہم مل کر ایک ایسا مالی نظام تشکیل دے سکتے ہیں جو ایک خوشحال اور ڈیجیٹل طور پر باختیار پاکستان کا خواب پورا کر سکے۔

آخر میں، میں ایک بار پھر منتظمین کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے آج یہاں مدعو کیا اور اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔
آپ سب کی توجہ کا شکریہ۔
